گوری

ڈاکٹر وسیم صدیقی
10/8th Road North
Ahmadi - 61008
Kuwait

اظہر اسٹاربکس کے کاؤنٹر پر کھڑا تھا۔اس کے آگے ایک گوری کھڑی تھی۔ایک ہاٹ چاکلیٹ اور چیز کیک اس نے آرڈر دیا تھا۔یہی تو وہ بھی آرڈر دینے والا تھا۔یہ گوری ہے اور میں کالا لیکن ہم دونوں کے خیالات کتنے ملتے ہیں ایک ہی جیسا taste اس نے بھی ہاٹ چاکلیٹ اور چیز کیک لیا اور کھڑکی کے قریب والی میز پر بیٹھ گیا۔اس کے پاس ہی دوسری میز پر وہ گوری بیٹھی تھی۔وہ وہاں ملبارن میں پچھلے چار سال سے رہ رہا تھا۔اور Common wealth Bank میں منیجر تھا۔اس بیچ میں بہت ساری گوریوں سے اس کا واستہ پڑا تھا۔کچھ تو اس میں کافی Interested ہوگئی تھیں لیکن وہ کسی کی طرف بھی مائل نہیں ہوا۔ہندوستان میں بھی جب وہ University میں پڑھتا تو اس کے کلاس میں بھی ایک دولڑکیاں اسے پسند آئی تھیں لیکن وہ خاموش طبیعت اور شرمیلا انسان تھا کسی سے بھی دوستی یا صرف فلرٹ نہیں کیا۔لیکن اس کے ذہن میں ہمیشہ ایک مشرقی لڑکی کی شبیہ رہی یہی وجہ تھی کہ اسے کبھی کوئی گوری نہیں بھائی۔

وہ ابھی کچھ دنوں پہلے ہی ہندوستان سے ملبارن لوٹا تھا۔ہندوستان اس لیے آیا تھا کہ کسی پیاری سی لڑکی سے اس کی شادی ہو جائے ایک آدھ گھروں میں اس کا رشتہ گیا لیکن انکار کی وجہ یہ تھی کی لڑکا سالوں سے باہر رہ رہا ہے چال چلن کا کیا بھروسا کیا پتا کہیں شادی بیاہ کرے ہو۔ کیونکہ ادھر اس طرح کے واقعات ہوے تھے لڑکے امریکہ، کیناڈا، آسٹریلیا پڑھنے کے لیے جاتے ہیں اور پھر وہیں Settle ہونا چاہتے ہیں۔ اور اس کے لیے انہیں سب سے آسان طریقہ یہی نظر آتا ہے کہ کسی گوری سے شادی کر لی جائے اس سے انہیں اُن ملکوں کی شہریت ملنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔پھوپھی زاد وغیرہ وغیرہ سے شادی طے رہتی ہے۔نتیجہ میں شادی سے انکار یا پھر دھوکا دے کر شادی کر لی لیکن پھر لڑکی کو باہر نہیں لے جاسکتے۔عجیب پیچیدا مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔اس لیے اکثر خاندان ان لڑکوں کی باہر شادی کرنے میں بہت احتیاط سے کام لیتے ہیں۔اظہر کے ساتھ بھی یہیں مسئلہ رہا بے چارا سیدھا سادا ذہین لڑکا۔اچھی شکل صورت اور کیریر کے ہوتے ہوئے بھی شادی کے بازار میں Reject ہو گیا۔وہ ملبارن کافی Depress لوٹا تھا۔اور سوچ رہا تھا کہ اب کیا کیا جائے۔ہاٹ چاکلیٹ کا ایک گہرا سپلے کر نظریں اٹھائیں تو اس گوری کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے پایا۔لڑکی نے اسے ہائے کہا تھا۔اس نے بھی اسے ہائے کہا۔آپ کی شکل جانی پہچانی لگتی ہے لڑکی اس سے کہہ رہی تھی۔آپ میری ٹیبل پر آسکتی ہیں ورنہ ہم لوگوں کو چلا چلا کر بات کرنا پڑے گی وہ ہنسا تھا لڑکی بھی ہنسدی۔پھر وہ اپنی ہاٹ چاکلیٹ اور چیز کیک کی ٹرے اٹھا کر اس کی ٹیبل پر آکر بیٹھ گئی تھی۔ارے آپ بھی چیز کیک کھا رہے ہیں گوری نے اس سے پوچھا تھا۔جی ہاں آپ کی طرح مجھے بھی چیز کیک اچھا لگتا ہے اس نے گوری کو پلیٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔میرا نام لیزا ہے اس نے اپنا تعارف کرایا تھا۔مجھے اظہر کہتے ہیں۔آپ Indian ہیں۔جی ہاں، آپ کہہ رہی تھیں کہ آپنے مجھے کہیں دیکھا ہے۔لیکن آپ کا چہرہ میرے لیے بہت اجنبی ہے۔جی ہاں یاد آگیا آپ Common

Bank wealth میں شائد کام کرتے ہیں۔ میں وہاں کار کے لون کے لیے گئی تھی اور آپ شاید کسی Client سے کوئی بات کہہ رہے تھے۔ میں نے آپ کی طرف کئی بار دیکھا تھا اس لیے شاید آج پہچان گئی۔ ظاہر ہے آپ نے ایک بار بھی میری طرف نہیں دیکھا تھا تو آپ کیسے مجھے پہچان پاتے۔ آپ نے مجھے کئی بار کیوں دیکھا اظہر نے Direct سوال کر دیا تھا۔ لڑکی کچھ گڑبڑائی پھر بولی آپ کی کھڑی ناک اور Sharp Features نے مجھے بار بار آپ کی طرف دیکھنے کے لیے مجبور کر دیا تھا۔ You Know Tall Dark Handsome میں بھی اگر آپ کو ایک بار دیکھتا تو بار بار دیکھتا اظہر نے کہا تھا پھر ہنس دیا تھا۔ وہ بھی ہنسی تھی اور بڑی دیر تک ہنستی رہی۔ پھر بولی آپ مجھے بار بار کیوں دیکھتے۔ اس لیے کہ آپ کے بال کالے اور لمبے ہیں اور آپ کی آنکھیں سرمئی ہیں۔ میں کچھ سمجھی نہیں وہ بولی تھی میں اس سے زیادہ آپ کو نہیں سمجھا سکتا اس نے جواب دیا تھا۔ پھر ہنس دیا وہ بھی ہنس رہی تھی۔ اظہر سوچنے لگا میری طرح یہ بھی بار بار کیوں ہنس رہی ہے۔ بقول شاعر کیا غم ہے جو چھپا رہی ہے اور اس نے یہ سوال داغ ہی دیا۔ وہ اب خاموش ہو کر اس کی طرف دیکھنے لگی تھی۔ پھر بولی آپ بہت خطرناک ہوتے جا رہے ہیں مجھے نہیں معلوم You can read the mind ہاں مجھے ایک ہندوستانی نے دھوکا دیا ہے۔ کیا دھوکا اظہر نے اس سے پوچھا تھا۔ اس نے مجھ سے شادی کری تھی۔ اور پتہ چلا واپس انڈیا میں بھی اس کی ایک بیوی ہے۔ وہ اب بھی تمہارا شوہر ہے۔ نہیں میں نے Divorce لے لیا۔ تو اب کیا پلان ہے۔ کبھی کسی Indian سے اب شادی نہیں کروں گی۔ دونوں کی ہاٹ چاکلیٹ اب ختم ہو گئی تھی۔ اب چلنا چاہیے وہ بولی تھی پھر اپنا پرس اُٹھا کر کھڑی ہو گئی۔ ہائے اس نے کہا تھا اور کچھ بوجھل قدموں سے وہاں سے جانے لگی۔ سنو لیز امجھ سے شادی کرو گی۔ وہ اظہر کی طرف مڑی تھی اور اس کی آنکھوں میں دیر تک جھانکتی رہی پھر دھیرے سے بولی ہاں۔

اظہر سوچ رہا تھا کہ گوری چٹی بہولانے کی اس کی ماں کی خواہش تو پوری ہو جائے گی لیکن یہ اماں سے اردو کیسے بولے گی۔

......☆......